بسم الله الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا — عکس ہے یہ رخ محمد کا

جو دین کا ہے چاند یہ البدر — بدر ہے یہ بجذ احمد کا

ان الله قد صرح لکم وقت مسیحہ وما ترئ من ذلك

البدر

ولقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة

چہ گویم بالتو گر آئی جہاد در قادیان بینی — دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر — ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے — جلد ۳

خریداران کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بنا شان کی تکمیل اور ذمہ داری کو ملحوظ رکھ کر اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور شاف ناتمام ہے اور کام کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعتین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوان اور ہمدردی کی خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سرگرم کوشش کرین اور مطلوب تعداد کو پورا کر کے [illegible] ذمہ دار بنا دوین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے۔ مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُنکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفی ما را امام و مقتدا	اندرین دین آمده از مادریم
هم برین از دار دنیا بگذریم	آن کتاب حق که قرآن نام است	باده عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام	دامن پاکش بدست ما مدام	مهر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواهد شدن	هست او خیر الرسل خیر الانام	هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست	زو شده سیراب سیرابے که هست	آنچه ما را وحی و ایمائے بود
آن نه از خود از همان جائے بود	ما ازو یابیم هر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال
مقتدائے قول او در جان ماست	هرچه زو ثابت شود ایمان ماست	از ملائک و از خبرهائے معاد
هرچه گفت آن مرسل رب العباد	آن همه از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او همه نزدم راست	منکر آن مورد لعن خداست	معجزات انبیاء سابقین
آنچه در قرآن بیانش بالیقین	بر همه از جان و دل ایمان ماست	هر که انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب	

وہ الفاظ جنمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب الیه ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہونکا اقرار کرتا ہون میری گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ؛

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ✦

سوم ـ یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی الله علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالے کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ؛

چہارم یہ کہ عام خلق الله کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ـ

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ـ

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال الله اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ مین دستور العمل قرار دیگا ـ

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ـ

نہم یہ کہ عام خلق الله کی ہمدردی مین محض لله مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ؛

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لله باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ؛

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان علیہ السلام نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنے پورے معنون کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو آپکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ؛

احمدی شعراء کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ نظر بیرون سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید رضہ کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادران سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کریں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کرکے جو بسی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اکمل اور شستہ ہوگی اسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاویگا اور امید ہے کہ مقبول نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔

(ایڈیٹر الفضل)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جالندھر

سے ایک ماہ کے لئے فیروزپور تبدیل ہوئے۔ آئے دن کی تبدیلی اگرچہ موجب تکالیف بھی ہوتی ہے مگر امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اسے اپنے لئے حسنات کا ایک بڑا ذریعہ تصور فرماتے ہیں

گذشتہ ایام میں جبکہ خاکسار ایڈیٹر لاہور میں تھا اور ڈاکٹر صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی تھی تو آپ نے بعض معترضین کے اس اعتراض پر کہ شیطان کے خارجی وجود کا ثبوت کیا ہے ایک بہت ہی قابل قدر اور لطیف خیال کا اظہار فرمایا جسے عنقریب احمدی احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلم کے ہی ذریعہ سے البدر کے کالموں میں ملاحظہ فرماویں گے۔

طاعون کا علاج تو ہمات نہیں

آج کل تحصیل بھیرہ میں عام طور پر طاعون کا زور شور ہے جاہل لوگ تو بوجہ جہالت کے غیر مشروع کاموں میں لگے ہی رہا کرتے ہیں اور قبروں پر جانا اور ما تھا رگڑ رگڑ کر آہ وزاری کرنا اور اپنے جاہل پیروں سے قسم قسم کے دم چھوہ کرانا تو ان کے نزدیک ایک جائز بلکہ واجب طریق ہے مگر تعجب ان علماء پر ہے جو علاوہ صوفی ہونے کے اہل شرع اور مولویت کا بھی دعویٰ رکھتے ہیں وہ بھی اس آفت آسمانی سے رہائی پانے کے واسطے کئی ایک نا جائز کام کر رہے ہیں کہ جنہیں ایک سلیم الفطرت انسان کا پیشہ کے برابر بھی اعتقاد نہیں لا سکتا یہاں موضع چاوہ میں بھی بمشورہ چند مولویان پہلے تو عام لوگوں اور معصوم بچوں کو کئی منتر سکھوائے گئے جن کا بیان بیان کرنا موجب طوالت و حرج ہے۔ پھر کئی ایک اسی قسم کے تعویذ منگوا کر لوگوں کے گلے میں لٹکا گئے۔ اب چوتھے دن سے ایک نرالی قسم کا عمل شروع ہے وہ یہ ہے کہ ایک تعویذ کو نقارے سے باندھکر مسجد کی چھت پر رکھکر دن رات لگاتار بانگ ہونیکی حالت میں بجاتے رہتے ہیں اور اس بات کی سخت پابندی ہے کہ بالکل آواز میں وقفہ نہ پڑے اگلے دن ایک ٹونکا چوک گیا تھا جس کا فدیہ قرار پایا کہ بجائے تین دن بجانے کے چار دن تک بجایا جاوے۔ چنانچہ ایک دوسرا نقارہ بھی طیار کر کے رکھا گیا ہے تاکہ اگر یہ پھٹ جاوے تو جھٹ دوسرے کو کوٹنے لگ جاویں کئی آدمی اس کام پر تعینات کئے گئے ہیں جو کہ نوبت بنوبت اس کار خیر کو سر انجام دیتے ہیں ابھی تک تو مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ واللہ معاملہ ہو رہا ہے اور نقارہ کوچ کا نقارہ بنا ہوا ہے

دیکھئے آگے ہوتا ہے کیا

بھلا یہ عذاب الٰہی چھوہ منتر کرنے سے کسطرح ٹل سکتا ہے مرض کا علاج ہمیشہ ازالہ سبب ہوا کرتا ہے تو پھر جبکہ اس مرض کا سبب توہین وتکفیر مامور من اللہ ہے تو پھر یہ مرض مکھی کی طرح نقارے کے خوف سے کیونکر بھاگ جاویگا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو چشم بصیرت عطا فرماوے آمین

محمد عبد اللہ احمدی از چاوہ

احیاء السنہ لاہور ۳۱ مارچ میں

جو بد زبانی و سب وشتم و استہزاء جعفر زٹلی نے حضرت مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی نسبت شائع کرائے تھے اگر ایڈیٹر وہیجر اخبار کا حضرت مرزا صاحب کی نسبت حسن ظن تھا تو بلحاظ انسانیت وجنٹلمینیت اخبار میں نہ درج کرنا تو اچھا تھا ایسی تحریرات جن میں انسانیت وجنٹلمینیت کا بھی لحاظ نہ ہو......کوئی شریف انسان دیکھکر خوش نہیں ہوتا بلکہ دکھتا ہے لفظ احیاء السنہ دیکھکر اخبار کی وقعت بڑی دل میں تھی اور اس کی بہبودی کے لئے ہمیں کچھ ایسا اچھا خیال تھا مگر اب جعفر زٹلی کی بد زبانی دیکھکر وہ خیال کالعدم ہو گیا ایسی بیہودہ تحریرات کی اشاعت اخبارات کو نقصان پہنچاتی اور وقعت کو گھٹاتی ہیں کیا لفظ اسلام اور احیاء السنہ تم اس قسم کی تحریرات واشاعت کے مانع نہیں؟ کیا اس قسم کی سب وشتم واستہزاء محمد رسول اللہ صلعم کی سنت کو زندہ کرنے کے مصداق ہوتے ہیں یا امانت کا باعث ہوتی ہیں اسلام میں استہزاء اور ٹھٹھا وتحقیر کرنا انسانوں ایسی تحریرات سے الگ ہوکر قرآن کریم و احادیث نبویہ کی ......

توسیع اشاعت

(۱) مرحوم رحمت علی صاحب کی یادگار میں ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب نے ایک اخبار اپنے خرچ پر کسی کے نام جاری کروانا چاہا تھا جو کہ ملک اودھ میں ایک دائرہ عدالت اسلام کے نام ان کی درخواست پر جاری کر دیا گیا ہے ہمارے دیگر معزز احباب بھی ڈاکٹر صاحب کی تام کردہ اسوہ پر عمل درآمد فرماویں کیونکہ اکثر مفت خریداروں کی درخواستیں دفتر میں آتی رہتی ہیں اگر ان کی طرف سے اجازت ہوگی تو درخواست کنندہ کے نام اخبار جاری کر دیا جاویگا جسکا ثواب حسب مراتب اخلاص منفقہ دار ان کو ملتا رہیگا۔

(۲) مکرمی الٰہی بخش صاحب کونسٹ لکھلانہ۔ مکرمی فتح حسین خان صاحب کونسٹ گویئی الٰہی بخش صاحب ڈاکٹر راولپنڈی ایک ایک نئے خریدار البدر کو دیتے ہیں خدا ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرماوے

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ کاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق تک ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ رما ہوار اور روٹی اور پوشاک اسکو دیجاویگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک و پوشاک۔

اور واضح ہو کہ یہاں کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشکہ یعنی چاولوں کا کھانا ہوگا۔

المشتہران

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و یار محمد خان از مقام پاڑی پور کشمیر تحصیل کولگام

تلاش معاش

ہمارے ایک احمدی دوست مقیم کرنال محکمہ انجنیری کے کاروبار اور سیری سے واقف ہیں اپنے احمدی احباب سے جو کہ محکمہ انجنیری سے تعلق رکھتے ہیں ملتمس ہیں کہ اگر کوئی پوسٹ ان کے کارخانوں یا محکمہ میں ہو تو معرفت دفتر البدر ان کو اطلاع دیکر عند اللہ اجر حاصل کریں۔

وفات

منشی عبد الغنی خان افسر فراشخانہ پٹیالہ کی والدہ بعمر ۱۲ محرم ۱۳۳۲ ہجری کو فوت ہوگئی ہیں جماعت احمدیہ سے ان کا نماز جنازہ اور دعا مغفرت کی درخواست کرتے ہیں مرحومہ اقدس کی بیعت میں تھیں۔

مولوی محمد یحییٰ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے مکرم مخدوم جناب راجہ عطا محمد صاحب رئیس یاڑی پور کشمیر فوت ہوگئے ہیں اس لئے سب بھائیوں سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ان کا جنازہ

ملفوظات حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جو کہ آپ نے مارچ کے آخر نصف حصہ میں فرمائے)

صبر اور تقویٰ کے نتائج اگر دیکھنے ہوں تو سورہ یوسف کو غور سے مطالعہ کرو کہ جسے بھائیوں نے غلام بنا کر فروخت کیا تھا آخر کار خدا نے اسے تخت پر بٹھا دیا۔

گناہ کی طاعون اور علاج

اس وقت جبکہ بدی کمال انتشار پر ہے اور اس کی ہوا ہی چلی ہوئی ہے اس سے الگ ہونا بھی ایک مرد کا کام ہے ہر ایک میں یہ طاقت نہیں کہ جوانمردی سے اس سے الگ ہو جاوے۔ جب انسان ہر کس و ناکس کو فسق و فجور میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کا اثر اس کے قلب پر پڑتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ سب دنیا جو ایسا کرتی ہے تو یہ کوئی بری بات نہیں اس لئے بدی کی طرف میلان ہو جاتا ہے اس پر خدا کا بڑا فضل ہے جس کی یہ آنکھ کھلے اور وہ بدی کو بدی جان کر الگ ہو

اس وقت جیسے طاعون پھیلی ہے اور سوائے خدا کے خاص فضل کے نجات نہیں اسی طرح گناہ کی طاعون ہے اور اس کے بچنے کے لئے بھی خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ جیسے جسمانی حالت اور قویٰ میں دیکھا جاتا ہے کسی کی کوئی قوت کمزور ہوتی ہے اور کسی کی کوئی۔ یہی حال گناہوں کا ہے کہ بعض انسان خاص گناہوں کے ترک پر تو قادر ہوتے ہیں اور دوسرے گناہوں کے ترک میں کمزور پس جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے اس کو نشانہ بنا کر دعا کرے تو اسے فضل خدا سے قوت عطا ہو گی

سنت الٰہی یہی ہے کہ ابتدا کا فروں کی ہوتی چلی آئی ہے اور انجام کار متقی فریق کامیاب ہوتا رہا ہے

صحابہ کرام کی مراتب شناسی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مراتب پر گفتگو ہوتے ہوئے

فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحاب ثلاثہ سے ہی بنا ہے۔ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا ہے وہ اگرچہ کچھ کم نہیں۔ مگر ان کی کارروائیوں سے کسی طرح صدیق اکبر رضی کی خفت نہیں ہو سکتی کیونکہ کامیابی کی بڑی (بنیاد) تو صدیق اکبر نے ہی جمائی تھی اور عظیم الشان فتنہ کو انہوں نے ہی فرد کیا تھا ایسے وقت میں جن مشکلات کا سامنا حضرۃ ابو بکر رضی کو پڑا وہ حضرۃ عمر رضی کو ہرگز نہیں پڑا پس صدیق نے رستہ صاف کر دیا تو پھر اس پر عمر نے فتوحات کا

دروازہ کھولا۔

آخر عمر میں ایمان سلامت لے جانے کے لئے نہ علم کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور شے کی۔ استغفار بہت کرنی چاہیئے اور نماز میں اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔

اسلام اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جاوے۔

تقریر بعد بیعت ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء

چند ایک احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے اور حضرت اقدس کے قریب بیٹھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کہ حضرت اقدس ؑ نے تا دیباً ان احباب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان لوگوں کو جگہ دو۔ نئے آدمیوں کی تو خدا تعالیٰ نے ازل ہی سے سفارش کر رکھی ہے جیسے براہین میں یہ الہام موجود ہے کہ کثرت سے لوگ تیرے پاس آویں گے تو ان سے تنگ دل نہ ہونا (یہ الہام عربی میں ہے)

بعد ازاں چند احباب نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر ایک ایسے شخص کے سوال پر فرمائی جس نے حضور سے استقامت کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ فرمایا۔

کہ استقامت خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہم نے دعا کی ہے اور کریں گے۔ لیکن تم بھی خدا تعالیٰ سے استقامت کی توفیق طلب کرو۔ استقامت کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا ہے اُسے پورے طور پر نبھا دے یاد رکھو کہ عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نبھانا مشکل ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تخم ڈالنا آسان مگر اس کے نشوونما کے لئے ہر ایک ضروری بات کو ملحوظ رکھنا اور آبپاشی کے اوقات پر اس کی خبر گیری

کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے دیکھو باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ۔ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اپنے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخر کار نتیجہ یہی ہو گا کہ یا تو وہ خشک ہو جاویں گے یا ان کو چور لیجاویں گے ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لئے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے اور قرآن شریف نے جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمال صالحہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عند اللہ قبولیت

کے قابل نہیں ہوتا۔ جیسے غذا جب باسی ہو۔ یا سڑ جاوے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح ریا۔ عجب تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں۔ کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں۔ پھر اس میں اس کا کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی اُن سے کبر کرتا ہے جس کا نام عجب ہے خلق الانسان ضعیفا (یعنے انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے) اس میں بذاتِ خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود نہ عطا فرماوے اگر آنکھیں ہیں اور تم ان سے دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم ان سے سنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب قویٰ اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ ورنہ اکثر لوگ مادر زاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض بعد پیدائش کے دوسرے حادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں۔ جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سن سکتے جب تک ہوا نہ ہو۔ پس اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کرو مگر جب تک فضل الٰہی شامل حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔

بیعت تو یہ اور بیعت تسلیم جو تم نے آج کی ہے اور اس میں جو اقرار کیا ہے اُسے سچے دل سے بہت مضبوط پکڑو اور پختہ عہد کرو کہ مرتے دم تک تم اس پر قائم رہو گے سمجھ لو کہ آج ہم نفس کی خود رویوں سے باہر آ گئے ہیں اور جو جو ہدایت ہو گی اس پر عمل کرتے رہیں گے ہم کوئی نئی ہدایت یا نیا دین یا نیا عمل نہیں لائے۔ ہدایت بھی وہی ہے دین بھی وہی ہے عمل بھی وہی ہے جو آنحضرت صلعم دے گئے ہیں۔ کوئی نیا کلمہ تم کو تلقین نہیں کیا جاتا اور نہ کوئی نیا خاتم النبیین بنایا جاتا ہے ہاں اس پر سوال ہوتا ہے کہ جب نئی بات کوئی نہیں تو پھر فرق کیا ہوا۔ اور یہ ایک جماعت کیوں طیار ہو رہی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے جو ارادہ کیا تھا کہ وہ ایک **مسیح موعود** بنا کر بھیجے گا اور وہ اس وقت آوے گا جب کہ دنیا سخت تاریکی میں ہو گی ہر طرف سے کفر کے حملے ہوں گے اسلام کو ہر ایک پہلو سے نقصان پہنچانے کی کوشش ہو گی تو اس کے آنے کے دو فائدے ہوں گے۔

ایک فائدہ تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اسلام بدعات سے پورا حصہ لے چکا ہے۔ ہر ایک بدعت (تیسری)

(ریویو آف ریلیجنز بجائے ۲۰ اپریل کے ایک ہفتہ دیر سے شائع ہو گا)

صدی کی ابتداء) سے شروع ہو کر چودہوین صدی تک کمال کو پہنچ گئی اور پوری جہالت صورت پیدا ہوگئی ہے حدیثین بلند آواز سے اس زمانہ کی نسبت خبر دے رہی ہین جیسے ایک حمل کی مدت نو ماہ ہوتی ہے اس مناسبت سے تیسری صدی کے بعد جیسے نو صد سال گذر گئے تو خدا نے ایک مامور کو مبعوث کیا کہ ان بدعات اور مفاسد کو دور کرے کیونکہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق لیسوا منی ولست منہم کے مصداق ہوگئے تھے اور اسلام کا صرف نام ہی نام ان کی زبانون پر رہ گیا تھا جیسے ایک باغ کے عمدہ عمدہ بوٹون کو دور کر خراب بوٹے اور گھاس وغیرہ پیدا ہو کر دبا لیتے ہین ایسے ہی ردی گھاس اور بوٹے اسلام کے باغ مین ہو گئے تھے اور اس کا حقیقی نشو و نما اور آب و تاب بالکل جاتی رہی تھی۔ مکار درویش۔ گدی نشین۔ اور فقیر وغیرہ اسی ردی گھاس کی طرح ہین جو کہ برائے نام تو مسلمان ہین لیکن اصل مین دشمن اسلام ہین خود ان کا قول تھا کہ مسیح اور مہدی چودہوین صدی کے سر پہ ہوگا وہ پورا ہو گیا پھر طاعون بھی نشان تھا وہ بھی پورا ہو گیا نئی سواری جسے ریل کہتے ہین یہ بھی نشانی تھی جو کہ چلتی دیکھتے ہو۔ سورج اور چاند کا گرہن بھی ماہ رمضان مین ہو گیا۔

ایک بڑی بدعت جس کی مثال جا لوردن مین سی ما ہتی کی … پڑ گئی تھی کہ نصاریٰ کا زور ہو گیا اور اسلام پر حملے شروع ہوئے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان مرتد ہو چکے۔ کیا یہ ممکن تھا کہ اسلام کے قادر مطلق خدا کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان اور بہ … کو خدا مانا جاوے کیا کسی کی عقل دنیا مین آسکتی تھی مگر تاہم لوگ اس دہوکہ مین آگئے اس کا باعث عیسائیون کی … ہی نہین بلکہ مسلمانون نے بھی ایک بڑا حصہ اس کا اس … سے لیا ہوا ہے کہ مسیح کو تو آسمان پر زندہ مانا اور آنحضرت صلعم کو … زیر زمین دفن شدہ تسلیم کیا اور اس طرح سے پھر ایک پہلو دربات مین یہ خود عیسائیون کی مدد کر رہے ہین اور ان کا ایک دست باز و بنے ہوئے ہین اول تو قرآن شریف کے برخلاف ایک بات کرتے ہین اور پھر وہ بات جس سے عیسائیون کو تقویت ہو قرآن شریف پیش کرتے ہین کہ اس مین اس کی آسمان پر اُٹھایا جانا لکھا ہے حالانکہ قرآن شریف تو بڑے زور سے اس کی وفات ثابت کرتا ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب اور قد خلت من قبلہ الرسل اور الم نجعل الارض کفاتا وغیرہ بہت سی آیات ہین جن سے وفات ثابت ہوتی ہے۔ پھر … ایک اور بات کہتے ہین کہ صرف مسیح اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہین یہ اصل مین آنحضرت صلعم کو گالی دینی ہو کہ ایک بنی اسرائیل کی عورت مریم تو مس شیطان سے پاک ہو اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک نہ ہون اگر یہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مین ہوتے اور یہ بات کہتے تو پھر دیکھتے کہ اس بے ادبی کی کیا سزا پاتے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی ماں مریم پر یہود کا اعتراض تھا۔ مسیح کو وہ لوگ ناجائز ولادت کا الزام لگاتے اور مریم کو زانیہ کہتے تھے۔ قرآن شریف کا کام ہے کہ انبیاء پر سے اعتراضات کو رفع کرے اس لئے اس نے مریم کے حق مین زانیہ کے بجائے صدیقہ کا لفظ رکھا اور مسیح کو مس شیطان سے پاک کہا اگر ایک محلہ مین صرف ایک عورت کا تبریہ کیا جاوے اور اس کی نسبت کہا جاوے کہ وہ بدکار نہین ہے تو اس سے یہ التزام لازم نہین آتا کہ باقی کی سب ضرور بدکار ہین صرف یہ معنے ہوتے ہین کہ اس پر جو الزام ہے وہ غلط ہے یا اگر ایک آدمی کو کہا جاوے کہ وہ بھلا مانس ہے تو اس کے یہ معنے ہرگز نہین ہوتے کہ باقی کے سب لوگ بھلے مانس نہین بلکہ بدکار ہین اسی طرح یہ ایک مقدمہ تھا کہ مسیح اور اس کی ماں پر الزام لگائے گئے تھے خدا نے شہادت دی کہ وہ الزامون سے بری اور پاک ہین۔ کیا عدالت اگر ایک ملزم کو قتل کے مقدمہ مین بری کر دے تو اس سے یہ لازم آوے گا کہ باقی کے سب لوگ اس شہر کے ضرور قاتل اور خونخوار ہین غرضیکہ اس قسم کی بدعات اور فساد پھیلے ہوئے تھے جن کے دور کرنے کے لئے خدا نے ہمین مبعوث کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تقوےٰ طہارۃ خدا کی طرف رجوع۔ خدا کی خشیت اور ہر بدکاری کے وقت اس کے خوف اور عظمت کو مدنظر رکھ کر کنارہ کش ہونا یہ باتین اُٹھ گئی تہین اور اسلام صرف برائے نام رہ گیا تھا۔ اب خدا نے چاہا ہے کہ سچی پاکیزگی حاصل ہو۔

عقائد کا اثر اعمال پر اسلام کے دو حصہ ہین ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانون کے بدلے مین اس کی پوری اطاعت کی جاوے ورنہ خدا تعالیٰ جیسے محسن و مربی سے جو روگردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرے اور کما حقہ ان کو بجا لاوے جن قومون نے موٹے موٹے گناہ جیسے زنا۔ چوری۔ غیبت جھوٹ وغیرہ اختیار کئے آخر وہ ہلاک ہو گئین۔ اور بعض قومین صرف ایک ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوتی رہین مگر چونکہ یہ امت مرحومہ ہے اس لئے خدا تعالیٰ اسے ہلاک نہین کرتا ورنہ کوئی معصیت ایسی نہین ہے جو یہ نہین کرتے۔ بالکل ہندون کی طرح ہو گئے ہین ہر ایک نے الگ معبود بنا لئے ہین عیسے کو مثل خدا کے حی و قیوم مانا جاتا ہے پرندون کا اسے خالق مانا جاتا ہے بات یہ ہے کہ **عقیدے اچھے ہوتے ہین تو انسان سے اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہین** دیکھو ہندون نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنائے تو آخر نیوگ وغیرہ جیسے مسائل کو بھی ماننے لگ گئے اور ذرہ ذرہ کو خدا مان لیا اس نیوگ اور حرامکاری کی کثرت کا باعث بھی اعتقاد کا نقص ہے جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہین بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہین اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانون نے سچے عقائد چھوڑ دئے تو آخر دجال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے کیونکہ دجال مین تمام صفات خدائی کے تسلیم کرتے ہین۔ پس جب اس مین تمام صفات خدائی کے مانتے ہو تو پھر اُسے خدا کہو اس کا اس مین کیا قصور ہوا خود ہی تو تم خدائی کا چارج دجال کو دیتے ہو۔ یہ دردگار چاہتا ہے کہ جیسے عقائد درست ہون ویسے ہی اعمال صالح بھی درست ہون اور ان مین کسی قسم کا فساد نہ ہو اس لئے صراط مستقیم پر ہونا ضروری ہے۔ خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ الخیر کلہ فی القرآن اس کی تعلیم ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور جو قرآن نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقوےٰ مین ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہین کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو اگر انسان مین یہ قوت ہوتی کہ وہ **خود بخود ترقی کر سکتا** تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقوے کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحب کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسون کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکما گذرے ہین۔ کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہین اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے لیکن آنحضرت صلعم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہے کہ جسے خدا تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک **تریاقی مادہ** رکھا ہوا ہوتا ہے پس جو شخص محبت اور اطاعت مین اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کی تریاقی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دور ہوتی ہے اور فیض کے ترشحات اس پر بھی گرنے لگتے ہین۔ اس کی نماز معمولی نماز نہین ہوتی یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکرون والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ مین مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت مین قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہئے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذت اور نور نازل

* مسیح کو آسمان پر چڑھا دیا اور خدا مان لیا

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت ہے اور ہونا چاہئے پر لطیف بحث

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم اصل کلام کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ مجرد ملاحظہ مخلوقات سے ہرگز یقین کامل حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی کسی کو ہوا بلکہ جس قدر حاصل ہو سکتا ہے اور شاید بعضوں کو ہوا ہو وہ اسی قدر ہے کہ جو ہونا چاہئے کا مصداق ہے اور یہ بھی وجود صانع عالم کی بابت ہے اور جزا سزا وغیرہ میں تو اتنا بھی نہیں اور جبکہ مخلوقات پر نظر ڈالنے سے یقین کامل حاصل نہ ہو سکا تو دو باتوں میں سے ایک بات ماننی پڑی یا تو یہ کہ خدا نے یقین کامل تک پہنچانے کا ارادہ ہی نہیں کیا اور یا یہ کہ ضرور اس نے یقین کامل تک پہنچانے کے لئے کوئی ذریعہ رکھا ہے لیکن امر اول الذکر تو بدیہی البطلان ہے اور کسی عاقل کو اس کے باطل ہونے میں کلام نہیں اور امر دوم کے قرار دینے کی حالت میں یعنی اس صورت میں کہ جب ہم تسلیم کریں کہ خدا نے مخلوقات کی نجات کے لئے ضرور کوئی کامل ذریعہ ٹھہرایا ہے بجز اس بات کے ماننے کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ کامل ذریعہ ایسی کتاب الہامی ہوگی جو اپنی ذات میں بے مثل و مانند ہو اور اپنے بیان میں قانون قدرت کے ہر ایک اجمال کو کھولتی ہو کیونکہ جب کامل ذریعہ کے لئے یہ شرط ہوئی کہ وہ چیز بے مثل و مانند ہو اور نیز اس میں منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں اور ہر ایک امر دینی کے لئے تحریری شہادت بھی موجود ہو تو یہ تمام صفات صرف کتاب الہامی میں جو بے مثل و مانند ہو جمع ہوں گی اور کسی چیز میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ یہ خوبی صرف کتاب الہامی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ اپنے بیان اور اپنی بے نظیری کی حالت کے ذریعہ سے یقین کامل اور معرفت کامل کے مرتبہ تک پہنچا وے وجہ یہ کہ آسمان و زمین کے وجود پر اگر کوئی کمبخت دہریہ شک کرے تو کرے کہ یہ قدیم سے چلے آتے ہیں پر ایک کلام کو انسانی طاقتوں سے بالاتر تسلیم کر کر پھر انسان اس اقرار کرنے سے کہاں بھاگ سکتا ہے کہ خدا فی الواقع موجود ہے جس نے اس کتاب کو نازل کیا۔ علاوہ اس کے اس جگہ خدا کا وجود ماننا صرف اپنا ہی قیاس نہیں بلکہ وہی کتاب بطور خبر واقعہ کے یہ بھی بتلاتی ہے کہ خدا موجود ہے اور جزا سزا برحق ہے پس جس یقین کامل کو طالب حق زمین و آسمان میں تلاش کرتا ہے اور نہیں پاتا وہ مراد اس کو اس جگہ مل جاتی ہے۔ لہذا دہریہ کو خدا کے قائل کرنے کے لئے جیسا کلام بے مثل سے علاج متصور ہو ویسا زمین آسمان کے ملاحظہ سے ہرگز ممکن نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہر ایک انسان میں کہ جو مجرد قیاس پرست ہے دہریہ پن کی ایک رگ ہے وہی رگ دہریہ میں کچھ زیادہ پھول کر ظاہر ہو جاتی ہے اور اوروں میں مخفی رہتی ہے اس رگ کو وہی الہامی کتاب کاٹتی ہے جو نوع انسانی کی طاقتوں سے باہر ہو کیونکہ جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے آسمان زمین سے نتیجہ نکالنے میں ہمیشہ لوگوں کی سمجھ مختلف رہی ہے کسی نے یوں سمجھا اور کسی نے دوں سمجھا لیکن یہ اختلاف کلام بے مثل میں نہیں ہو سکتا اور گو کوئی دہریہ ہی ہو پھر کلام بے مثل کی نسبت یہ رائے ظاہر نہیں کر سکتا کہ وہ بغیر تکلم کسی متکلم کے زمین آسمان کی طرح خود بخود قدیم سے وجود رکھتی ہے بلکہ کلام بے مثل میں اس وقت تک دہریہ سخت منکر رہیگا جب تک اس کے بے مثل ہونے میں کلام ہے اور جب ہی اس نے اس بات کو قبول کر لیا کہ فی الواقع بنانا اس کا انسانی طاقتوں سے باہر ہے اسی وقت سے خدا کے ماننے کے لئے اس کے دل میں ایک تخم بویا جاویگا کیونکہ اس وہم کے کرنے کی گنجائش ہی نہیں کہ اس کلام کے متکلم کا وجود قیاسی ہے نہ واقعی اس جہت سے کہ کلام کا وجود بغیر وجود متکلم کے ہو ہی نہیں سکتا ماسوائے اس کے کلام بے مثل میں یہ بھی خوبی ہے کہ جو کچھ علم مبدء اور معاد کا تکمیل نفس کے لئے ضروری ہے وہ سب بطور امر واقعہ کے اس میں لکھا ہوا موجود ہے اور یہ خوبی بھی زمین آسمان میں موجود نہیں کیونکہ اول تو ان کے ملاحظہ سے اسرار دینیہ کچھ معلوم ہی نہیں ہوتے اور اگر کچھ ہوں بھی تو اکثر اوقات وہی مثل مشہور رہے کہ گونگے اشارے اس کی ماں ہی سمجھے اب اس تمام تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ بے مثل ہونا کلام الہی کا صرف اسی جہت سے واجب نہیں کہ استحفاظ سلسلہ قانون قدرت کا اسپر موقوف ہے بلکہ اس جہت سے بھی واجب ہے کہ بغیر بے مثل کلام کے نجات کا امر ہی ادھورا رہتا ہے کیونکہ جب خدا پر ہی یقین کامل نہ ہوا تو پھر نجات کیسی اور کہاں سے جو لوگ خدا کی کلام کا بے مثل و مانند ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ ان کی کیسی نادانی ہے کہ حکیم مطلق پر یہ گمانی کرتے ہیں کہ ہر چند اس نے کتابیں بھیجیں پر بات وہی نبی بنائی رہی جو پہلے تھی اور وہ کام نہ کیا جس سے لوگوں کا ایمان اپنے کمال کو پہنچتا۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ سوچتے نہیں کہ خدا کا قانون قدرت ایسا محیط ہے کہ اس نے کیڑوں مکوڑوں کو بھی جن سے کچھ ایسا بڑا فائدہ متصور نہیں بے نظیر بنانے سے دریغ نہیں کیا کیا اس کی حکمت پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اس کو دریغ کرنے کا مقام کہاں آکر سوجھا جس سے تمام انسانوں کی کشتی ہی غرق ہوتی ہے اور جس سے یہ خیال کرنا پڑتا ہے کہ گویا خدا کو ہرگز منظور ہی نہیں کہ کوئی انسان نجات کا مرتبہ حاصل کرے مگر جس حالت میں خدا تعالیٰ کی نسبت ایسا گمان کرنا کفر عظیم ہے تو بالآخر یہ دوسری بات جو خدا کی شان کے لائق اور بندوں کی حاجت کے موافق ہے ماننی پڑی یعنی یہ کہ خدا نے بندوں کی نجات اور تکمیل معرفت کے لئے ضرور ایسی کتاب بھیجی ہے جو عدیم النظیر ہونے کی وجہ سے معرفت کامل تک پہنچاتی ہے اور جو کام مجرد عقل سے نہیں ہو سکتا اس کو پورا کر کے دکھاتی ہے سو وہ کتاب قرآن شریف ہے جس نے اس کمال تام کا دعویٰ کیا ہے اور اس کو بپایۂ صداقت پہنچایا ہے ؎

ہست فرقان آفتاب علم و دین	تا برندت از گمان سوئے یقین
ہست فرقان از خدا حبل المتین	تا کشندت سوئے رب العالمین
ہست فرقان روز روشن از خدا	تا دہندت روشنی دیدہ ہا
حق فرستاد این کلام بے مثال	تا رسی در حضرت قدس و جلال
دار روئے شک ز الہام خدا	کان نماید قدرت تام خدا
ہر کہ روئے خود ز فرقان کشید	جان او روئے یقین ہرگز ندید
جان خود را می کنی و خود روی	باز میمانی ہمان کور و غوی
کاش جانت میل عرفان داشتے	کاش سعیت تخم حق را کاشتے
خود نگہ کن از سر انصاف و دین	از گمان ہا کے شود کار یقین
ہر کہ را سوئش دری بکشودہ است	از یقین ہا از گمان ہا بوقتست
قدر فرقان نزد تو از غار نیست	این ندانی کین خزانہ در بیار نیست
وحی فرقان مژدگانہا جاندہد	صد خبر از کوچۂ عرفان دہد
از یقین ہا می نماید عالمے	کان نہ بیند کس بصد عالم ہمے

غزل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ پرانے کاغذات کی دیکھ بھال فرما رہے تھے آپکو اپنی ایک پرانی نظم کاغذات میں نظر آئی جو کہ آپ نے اخبار عام کو ارسال کر دی اخبار عام نے اسے ۱۲۔ اپریل کے روزانہ میں طبع کیا ہے جس سے نقل کر کے ہم اس نظم کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی	زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی
ہمہ مجموع دو عالم تو پریشاں کردی	ہمہ عشاق۔ تو سرگشتہ و حیراں کردی
ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چون خورشید	اے بسا خاک کہ تو چون مہ تاباں کردی
و چہا عجیب نمودی کہ بیک جلوۂ فیض	در رفتن بردی آمدن آسان کردی
ہوشمندان جہان را تو کنی دیوانہ	اے بسا خانہ فطنت کہ تو ویراں کردی
جان خود کس ندہد بہر کس از صدق و وفا	راستہ این است کہ این جنس تو ارزاں کردی
بر تو ختم ست ہمہ شوخی و عیاری و ناز	ہیچ عیارے نباشد کہ نہ نالاں کردی
ہر کہ در چمبرت افتاد تو بریاں کردی	ہر کہ آمد بر تو شاد تو گریاں کردی
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم	اے جنون گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی
اے تپ عشق بیزد کہ بدین خون نکا	کہ فرا بتی مگرم مرد مسلماں کردی
ہمہ جا شور ز تو ہم چہ حقیقت چہ مجاز	سینہ بر کیہ مسلم ہمہ بریاں کردی
آن مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند	لطف کردی کہ ازین خاک نمایاں کردی

نوٹ۔ حضرت مسیح موعود روزانہ اخبار عام کے خریدار ہیں ؎

عصمت انبیاء کے متعلق ایک ایک قابل قدر نکتہ

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جو قصص بیان کئے جاتے ہیں ان کو سچا مان کر ہمارے علمائے زمانہ نے بہت ٹھوکر کھائی ہے اور اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو جیسے مسیح علیہ السلام کی نسبت آسمان پر اب تک زندہ رہنے کا اعتقاد اہل اسلام میں ...... عیسائیوں کے میل جول سے پیدا ہو گیا ویسے ہی انہی عیسائیوں سے انہیں انبیاء کی بے عصمتی کا خیال بھی رائج ہوا کہ ان کی محرف اور مبدل کتب اور صحف میں بے دلیل اور بے ثبوت داستانوں پر اعتبار کرنے سے وہ اس بات کو جائز ماننے لگ گئے کہ انبیاء علیہم السلام جو کہ دنیا میں حقیقی راستی اور پاکیزگی قائم کرنے کے واسطے آتے ہیں وہ بھی اپنے اغراض کے لئے جھوٹ فریب اور ناجائز حیلے حوالوں کو برت لیتے ہیں ان کا خیال اس طرف منتقل نہ ہوا کہ جس حالت میں وہ اپنی تعلیم پر آپ ہی عامل نہیں اور جس قوی ایمان کو وہ لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنا چاہتے ہیں جب وہ خود ان میں نہیں اور جان کو خطرات میں پڑتا دیکھ کر ضعیف الایمانی سے جھوٹ وغیرہ بولنے پر آمادہ ہو جاتے رہے تو پھر وہ حقیقی نبی اور خدا کے مامور کیسے ہو سکتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی نبوت اور رسالت میں بھی جھوٹے ہی نہ ہوں۔ اسی غلطی کی وجہ سے جو کہ ناعاقبت اندیشی کے باعث علماء کو لاحق حال ہوتی ہی انہوں نے تفسیروں اور قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں بھی ایسی بے سروپا روایتوں کو درج کر دیا۔ اور

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

کے سنہری اور بیش قیمت اصول کو نظر انداز کر دیا حالانکہ حفظ مراتب ہی ایک ایسی شئے تھی اور ہے جس سے ہر ایک مومن کا ایمان سلامت رہ سکتا ہے اور صرف اسی کو نظر انداز کر دینے سے ہزار ہا لوگ حقیقی خدا سے بے خبر رہے ہوئے ہیں کہ جب وہ ذات یا صفات الٰہی پر بحث کرتے ہیں تو جس کلام یا ...... نعوذ کے معنے خدا تعالیٰ کی عظمت جبروت اور اس کی ذات کے شایاں ہوتے ہیں ان کو تو ترک کر دیتے ہیں اور وہ معانی اختیار کرتے ہیں جو کہ ایک ادنیٰ مخلوق پر چسپاں ہو سکتے ہیں۔ آج کل کے شوخ آریہ اور عیسائیوں نے بھی اسی سفاہت کو کام میں لا کر اسلام اور اس کے خدا پر اعتراضات کئے ہیں اور محض حفظ مراتب کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارے علماء زمانہ نے بتا اپنے ہادیان راہ نما اُن خدا کے ماموروں کی نسبت اُن اُن باتوں پر اعتقاد کیا جو کہ ہرگز ان کی شان کے شایان نہیں ہیں اور اس طرح سے اپنا ایمانی مال و متاع گنوا کر دشمن کو اسلام پر حملے کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ مثلاً عام طور پر مسلمانوں کا یہ بھی خیال دیکھا گیا ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان کو بچانے کے لئے عمر بھر میں تین دفعہ جھوٹ بولا ہے۔ ایسی روایت سے استدلال پکڑ کر وہ خدا تعالیٰ کے ہر ایک ابتلا اور امتحان کے وقت جھوٹ بول لینا حلال سمجھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس آزمائش میں وہ صدق اور وفا دکھلا کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں الٹے ملعون بنتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت جو یہ روایت ہے اس پر حضرۃ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ نے ایک عجیب قابل قدر نکتہ لکھا ہے

آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اس روایت کے راوی کو سچا تسلیم کریں تو ہمیں ایک صادق نبی کی نسبت یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ جھوٹ بھی بولا کرتا تھا اور اس طرح سے ایک معصوم نبی کو گناہ سے آلودہ مانا جاتا ہے لیکن اگر اس راوی کے مقابل پر ایک نبی کو جیسا کہ اس کی شان کے شایان ہے سچا مانا اور دروغگوئی جیسے گناہ سے معصوم تسلیم کیا جاوے تو صرف اس راوی کو جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔ حضرۃ امام صاحب کا مطلب صاف ہے کہ جب ادھر تو ابراہیم علیہ السلام ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنی وحی کے ذریعے سے ...... کو صادق ٹھہراتا ہے اور خود ان کا نبی ہونا اس بات کو مستلزم پڑا ہوا ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولتے ہوں اور ادھر ایک راوی ہے جو کہ وحی سے تائید یافتہ نہیں۔ اس کے حالات سب طرح سے معلوم نہیں ایسی صورت میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام اور وہ آدمی ان دونوں میں سے جھوٹ یا غلطی کے اقرب کون یقین کیا جا سکتا ہے۔ جب اس طرح سے تنقید ہو گی تو آخر کار عقل سلیم یہی فیصلہ دیوے گی کہ بہ نسبت حضرت ابراہیم ع کے ایک راوی کو جھوٹا قرار دینا تقوی کے بہت اقرب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم آپ کی جان نثاری سچی فرمانبرداری۔ اولاد کو رضائے الٰہی کے لئے ذبح کرنے پر آمادگی اور قوم کے مصائب و ایذا کی برداشت تمام ایسے قوی قرائن ہیں کہ جن سے ایک پل کے لئے بھی ذہن اس طرف منتقل نہیں ہو سکتا کہ نعوذ باللہ آپ کو جھوٹا کہا جاوے پس اس صورت میں حضرۃ امام فخرالدین رازی کی طرح ہر ایک اہل علم کا یہ فرض منصب تھا کہ ہر ایک نبی کی سوانح لکھتے وقت وہ یہود اور نصاریٰ کی بے ثبوت اور افترائی مضمون کی پرواہ نہ کرتا اور حفظ مراتب اور نیز قرائن قویہ کو مدنظر رکھ کر اپنی تصنیف اور تالیف کو ایمان کو تباہ کر دینے والی اذکار سے پاک رکھتا۔ قرآن شریف کو اس قسم کے معاملات میں حکم ٹھہراتا۔ غرضیکہ خدا کے پاک برگزیدوں کی نسبت تقریر یا تحریر کرتے وقت حفظ مراتب کو مدنظر رکھنا بہت ضروری امر ہے ؎

ہمارے زمانہ حال کے علماء بھی اسی غلطی میں مبتلا ہیں اور اسی سنہری اصول کو نظر انداز کر دینے سے ہی انہوں نے ہمارے امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت میں ٹھوکر کھائی ہے ورنہ بات کیا تھی مسیح کی وفات اور حیات کے مسئلہ میں اگر حفظ مراتب کو مدنظر رکھ کر وہ آج غور کریں تو ان کو یہ امر بخوبی سمجھ آ سکتا ہے کہ آیا اقرب للتقویٰ یہی امر ہے کہ مسیح کی وفات کو تسلیم کر کے خدا تعالیٰ کو ہر ایک کے شرک خفی و جلی سے منزہ مانا جاوے یا کہ مسیح کی حیات کو مان کر خدا کی ذات و صفات میں شریک کیا جاوے اور جیسے خدا تعالیٰ حی۔ قیوم خالق محیی ممیت ہے ویسے ہی مسیح کو بھی مان لیا جاوے ایسے ہی خود حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں بھی ان لوگوں نے دھوکا کھایا ہے کہ اس وقت اور زمانہ کے متعلق آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی جو کہ فی الواقع حق اور راست ہیں ان کو تسلیم کرنے سے آنحضرت صلعم کی شان اور آپ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور ایک ایسے گروہ پر جو کہ منکر خدا ہے اتمام حجت ہوتا ہے۔ کیونکہ زمانہ اس وقت حقیقی ایمان اور نور کا پیاسا اور سچائی کے طالبوں کے دل خدا شناسی کے لئے بیقرار ہو رہے ہیں اور خدا کے ماموروں کی پیشگوئیاں اور اس کا پاک کلام جو ان کے مطہر قلب پر نازل ہوتا ہے صرف یہی ایک ایسا تریاق ہے جو ان سمی صفت امراض کا علاج ہو سکتا ہے اور جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کو آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کا مصداق مان لیا ہے وہ ضرور اس خطرناک زہر کے مہلک اثر سے محفوظ ہو گئے ہیں خواہ انہوں نے آپ کو ظاہراً تسلیم کیا ہے یا باطناً۔ اس میں ان لوگوں کو صرف آنحضرت صلعم کی نسبت حفظ مراتب کا خیال لازمی تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کو تسلیم کرنے سے اس عظیم الشان نبی کی صداقت پر ایک ایسی مہر لگ جاتی ہے جو کبھی کسی طرح ٹوٹ ہی نہیں سکتی۔ پھر خصوصاً ان دنوں میں جب کہ ...... آنحضرت صلعم کی پاک تعلیم پر محض اغراض کئے جاتے ہیں۔ آپکی تاثیرات قدسی۔ آپکے فیوض روحانی والانوار و برکات کا بڑے زور و شور سے رد کیا جاتا ہے

یہ نادان اتنا نہین سوچتے کہ جو ثمرات انوار برکات صرف ایک نبی کی ... سے تعلق رکھتے ہین کیا صرف گذشتہ نظیرین و دیگران کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کیا صرف اس کے لئے تواریخ ہی کفایت کر سکتی ہے اور کیا اس سے خدا تعالےٰ کی ذات و صفات پر حرف نہین آتا قصے اور کہانیان تواریخ ... جس کے پاس موجود نہین ہین ہر ایک فرقہ ان کو پیش کرتا ہے اگر انہی پر مدار ثبوت ہے تو جیسے دوسرے مذاہب نے خدا کو معطل مان لیا ہے تم بھی مان لو حالانکہ آنحضرت صلعم کو جس شان و شوکت کا نبی مانا جاتا ہے اور جو ثمرات قدسی آپ کی تسلیم کی جاتی ہین ان کے لئے یہ امر لازم پڑا ہوا ہے کہ ایسے فساد کے وقت جب کہ بحر و بر ہی بگڑا ہوا ہے اور ایمان کے الفاظ زبانون پر رہ گئے ہین حقیقت بالکل معدوم ہو گئی ہے دنیا ہی ہر ایک کا مقصود ہے اور عملی طور پر خود مسلمان بھی آپ کی پاک تعلیمات کو محل اعتراض ثابت کر رہے ہین ضرور ایک مصلح اس امت مین سے پیدا ہوتا اور زمانہ کے فساد اور آنحضرت صلعم کے مثیل ہونے کی وجہ سے اس کا نام مسیح موعود ہوتا اور خود ہر ایک آنکھ آج سے ۲۵ برس پیشتر اس پر لگی تھی کہ وہ چودھوین صدی کے سر پر آئے گا اب جب کہ ۲۰ برس بھی صدی پر گذر گئے کیا ان کے نزدیک صدی کا سرا ہو الہٰ ہین پھر ... ہین ... پر آیا کہ نہین۔ سعید وہ جنہون نے اُسے شناخت کیا مبارک وہ جنہون نے اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر لیا اور حفظ مراتب کو مد نظر رکھکر آنحضرت صلعم کی عزت اسلام کی عزت اس پُر فتن زمانہ مین رکھدی۔

(فقط)

خبرین

آریہ سماج کے متعلق خبر۔ اخبار عام اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ۲۷ مارچ سنہ حال کو مہنجو رانند ... سندر سرا اگیون کی ایک عام پنچایت ہوئی جس مین لالہ ... پرشاد صاحب خزانچی دہلی لالہ جوہری مل صاحب خزانچی نیشنل بنک لالہ پیارے لال صاحب وکیل لالہ وزیر سنگھ صاحب وکیل وغیرہ تخمیناً ڈیڑھ سو سراوگی صاحبان کے شریک تھے اس پنچایت مین اول یہ معاملہ پیش ہوا کہ آریہ سماجیون نے جو ایک کتاب جین سمیکشا مین جسکو پنڈت جمنا داس اور پنڈت تسبھ ... نے تصنیف کیا ہے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے جس کی بابت ... جنوری سنہ کو ایک کمیٹی اسی سنہ مین اور اسی معاملہ کے پہلے ہو چکی ہے جس کی امداد کے واسطے اہل برادری سے چندہ امداد کی ہوئی تھی اور تجویز یہ پاس کی گئی تھی کہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی جاوے کہ گورنمنٹ اس مقدمہ مین مدعی ہو جاوے تاکہ آریہ سماجیون پر نالش کیجاوے چنانچہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی تھی اس کی منظوری حسب منشا ہمارے منظور ہو کر آ گئی اب آپ صاحبان کے روبرو یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے کہ اب اس مقدمہ کو چلایا جاوے۔ عام برادری کی کیا رائے ہے۔ چنانچہ عام صاحبان برادری نے بہ اتفاق رائے دی کہ آریہ سماجیون پر جنہون نے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے فوراً مقدمہ چلایا جاوے اور یہ رزولیوشن عام برادری نے پاس کر دیا۔

کلکتہ مین برقی ٹریموے پر عرصہ چند ماہ مین سولہ مہلک حادثہ ہوئے ہین۔

روس نے کوریا کا ملک خالی کر دیا اور جاپان بکلی اس پر قابض ہو گیا ہے۔

جاپانی حکام کا ارادہ بحالت فتح توسیع ملک کا معلوم نہین ہوتا بلکہ صرف امن و امان کی خواہش ہے اور یہ منشاء ہے کہ جاپان منچوریہ کو فتح کر کے اُسے چین کے حوالہ کر دے اور خود اپنے قبضے مین نہ رکھے۔

بلگریڈ ملک سرویہ مین ایک کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی تھی ... کی امداد کے ... مہیا کئے جاوین سکین روسی گورنمنٹ نے شاید اسے خلاف شان جان کر منظور نہ کیا اس پر بلگریڈ مین غصہ پھیلا ہے۔

کوریا مین جاپانیون کی برخلاف ایک سازش قائم ہوئی تھی لیکن جاپانیون کی خوش نصیبی سے اس کا راز طشت از بام ہو گیا اس کی تہ مین خوردہ فروش تاجر تھے۔

کوریا کا ایک وزیر صرف اس لئے دربدر کیا گیا کہ وہ خفیہ طور پر روس کا طرفدار تھا۔

ایک جاپانی وزیر بھی محکمہ امی کے شبہ مین ماخوذ ہے کہ وہ روس سے خفیہ طور پر وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کی تحقیقات کا نتیجہ ہنوز پوشیدہ ہے۔

جاپانیون نے اگرچہ پورٹ آرتھر کے دہانہ کو بند کرنے کی کوشش کی تھی اور اس مین چندان کامیابی نہ ہوئی تھی مگر حال مین ان کی ایک تارپیڈو کشتی نے ایک اور نالہ معلوم کر لیا ہے جو کسیقدر فراخ ہے کہ اگر پورٹ آرتھر کا دہانہ بند بھی کر دیا جاتا تو اس مین سے جہاز بخوبی گذر سکتا اس کا عرض ۱۳۰ گز ہے۔

فرانس کے ایک ڈاکٹر رکیسول نامی نے معلوم کیا ہے کہ چاندی کے سکلے تیسر زخم کی مرہم پٹی کے لئے بہت مفید ہین ان مین سٹرن اور گلاڈ کے روکنے کی خاصیت موجود ہے اس سے زخم پکنے کے بغیر اچھا ہو جاتا ہے اور برا زخم بھی کچھ عرصہ مین مندمل ہو جاتا ہے۔

مراسلہ

علمائے شیعہ سے استفسار

مولوی امیر علی صاحب اٹاوی اثنا عشری و دیگر ذی علم حضرات شیعان کی خدمت مین ذیل کا استفسار پیش کیا جاتا ہے امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف یا شیعون مین سے کوئی اور صاحب اس کا تحریری اور مطبوعہ جواب عنایت فرما دین گے۔

استفسار

حضرت امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا مین لشکر یزید کے مقابلہ مین تقیہ نہ کیا آپ نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے خود معہ دیگر عزیزون و رفیقون کے شہادت پائی۔ جیسا کہ عمدہ کتب تواریخ سے ظاہر ہے اور مسلمانون کا بچہ بچہ جانتا ہے برعکس اس کے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ان کے صاحبزادہ نے صرف قتل کی دھمکی پر یزید کی غلامی کا اقرار جیسا کہ کافی مطبوعہ مطبع منشی نولکشور واقع نولکشور لکھنؤ کی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۰ مین ہے

ثم ارسل الی علی ابن الحسین بن علی علیہم السلام فقال له مثل مقالته للقرشی فقال له علی ابن الحسین علیہما السلام ارایت ان لم اقر لک الیس تقتلنی کما قتلت الرجل بالامس فقال له یزید لعنة الله بلی۔ فقال له علی بن الحسین علیہما السلام انا عبد مکره لک فان شئت فامسک وان شئت فبع۔

پھر (یزید) نے امام زین العابدین علیہ السلام کو بلایا اور ان سے بھی وہی گفتگو کی جو قریشی سے کی تھی تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے کہا کہ مجھے یہ بتا کہ اگر مین تجھ سے یہ اقرار نہ کرون تو کیا مجھکو تو اسیطرح قتل نہ کریگا جیسا تو نے اس شخص کو قتل کر دیا تو امام سے یزید ملعون نے کہا کہ ہان ایسا ہی کرون گا تو اس سے امام زین العابدین نے کہا کہ مین مجبوری تیرا غلام ہون چاہے مجھے غلامی مین رکھ اور چاہے بیچ ڈال۔

اب استفسار یہ ہے کہ بروئے مذہب شیعہ ان دونون امامون سے کون امام حق پر تھا۔ بینوا توجروا

المستفسر
شیخ عبد المجید احمدی از اٹاوہ

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب والے حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جسکو ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ایسی درج ہیں انپر مشق کرنیسے انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین قلابے ملا دئے ہیں اور انکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیات الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ دوسری ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بنیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت ۸ عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کو اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کی جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم ۸۰ صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور مسئلہ کفارہ کم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ جن میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا امر حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۴۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم ورد والقرنین ذکر ۔۔۔ کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱

الہامی دعا - رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکی ضلع گوجرات

نظم برائے زمستورات بطریق کامن مصنفہ

ردستیائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ا فی تولہ اوسط قسم تاجروں کو

الشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۰×۲۶ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے مل سکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ۴ ۔ کارڈ سائز پر بمع کیبنٹ سائز ۔۔۔ خریدار کو

نذکرہ ۔۔۔ اشتہار کے اہتمام در خواستیں بنام محمد افضل مینجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہیں جس میں ٹائیٹل پیج شامل ہے وہ فالتو صفحہ صرف امتحاناً چند ماہ اشتہاروں کی لئے ایزاد ہیں بعض تاریخوں پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبروں میں وضع کر لئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات طیبہ ہیں جو ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہونچتے ہیں بصورت نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ علماء اور ازدیاد معرفت کے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن سے لکھا جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور وجود البدر کی اشاعت کے متعلق تحت ...... اور مراسلات وغیرہ ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸ - ۱۶ - ۲۴ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش ہوتی ہے کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا

(۴) **خط و کتابت** کے متعلق جو خط لکھا جاوے خواہ کسی قسم کا ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں ۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اُسی مقام یا اس کے گردو نواح میں اخبار پہونچ گیا ہوا اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید کے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ کو اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے ۔

(۶) **تبدیل پتہ** بر وقت چندون پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گم ہو گیا تو ہم ذمہ دار نہیں ۔

(۷) چندہ سالانہ بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے اور پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی ۔۔۔ برٹش اور ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ہے ۔ جو خریدار ایک ماہ بعد ادا کریں قیمت

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی اور حضرۃ مسیح الزمان نے دیکھ کر تو اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بیرونی زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کی ہیں دونوں پیر تر کر دینے والی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل الٰہی سے چھپ کر طیار ہے جسکی ہر خریدار البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض نعمت مرکے الحکمت آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے ۔ بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ہے پارہ عم ہے المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں ۔

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کوفتگری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بار بار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں نمبر ۱ بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۔۔۔ نمبر ۲ - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ نمبر ۳ - بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۔۔۔ سنہری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۔۔۔ خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ الیس ۔۔۔ ایم کیبنی گوجرات پنجاب ۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی ڈاکٹری دیسی ہر قسم رومال وسوسی ہر قسم دہر کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اعلیٰ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر طرح کی گیس یعنی پٹی کمر بند سواران و سپاہیانہ دو پاجامہ ہر طرح کی جوتی خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ ڈگر کابلی اور جوتی دیسی انگریزی اور پنجابی ولودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلاں شاہ شیر واہ اور منار لکڑی کی اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و میشل کے ہر قسم خورد و کلاں تولیہ ہر قسم کے . دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو ۔

المشتہر حافظ نور محمد احمدی اینڈ کو تاجر میٹھا بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

الانوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں محمد فضل و معراج الدین صاحب ہر دو ہلن کے اہتمام سے چھپا